شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
مدیر الحق مولانا سمیع الحق

# قومی اسمبلی اور سینیٹ میں اذانِ حق

۱۶ جون ۱۹۰۶ کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے قومی اسمبلی کے ایوان سے جو خطاب فرمایا سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے نذر قارئین ہے

مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک  نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔

عالی جناب سپیکر صاحب! اور معزز اراکین۔ میں کمزوری اور بیماری کی وجہ سے کچھ معروضات پیش کرنے کا اہل بھی نہیں۔ لیکن محترم سپیکر صاحب کی مہربانی کہ انہوں نے مجھ ناچیز کو موقع دیا۔ میں اس وقت یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے محترم مولانا ارشاد تراب الحق) نے دو باتیں جو اس وقت آپ کے سامنے پیش کی ہیں ان دو باتوں کے متعلق مختصراً عرض کردوں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارا قومی بجٹ ہے۔ اور قوم اس کو کہتے ہیں جس کے اپنے خصوصیات ہوں۔ اب سب سے پہلے ہماری خصوصیات کیا ہیں۔ مثلاً زبان ہے۔ اب ہماری زبان عام طور سے عوام جتنے بھی ہیں وہ فی صد کم از کم اردو بولتے ہیں۔ اور یہاں اسمبلی اور سینیٹ میں ۵۰ فیصد ایسے ہوں گے جو انگریزی کو جانتے ہیں ورنہ ان کی اپنی مادری زبان اردو ہے۔ اور مادری زبان ہی کو جانتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قوم نے ہمیں بھیجا ہے تم جاکر ہمارے لئے آئین کے دفعات اور قوانین اور اس کے نفاذ کے لئے کوشش کرو۔ وہ عوام جو ہمیں ووٹ دیتے ہیں وہ انگریزی دان اور انگریزی بولنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ انگریزی غیر قومی لسان کو ہم نے تو اس وقت جب کہ ہندوستان آزاد ہوا، پاکستان آزاد ہوا۔ اس وقت سے ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔

ظاہر بات ہے کہ یہاں قوانین بنتے ہیں ان کی زبان جو قوانین بنانے والے ہیں وہ انگریزی زبان میں بولتے ہیں دکم از کم ایوان کے اندر ۵۰ فی صد ایسے ہیں جن کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ قوم کی گردن پر ہم ایک قانونی تلوار رکھتے ہیں۔ لیکن نہ ہمیں معلوم ہے اور نہ قوم کو معلوم ہے کیوں ؟ کہ وہ انگریزی نہیں جانتے۔

میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ ہر قوم کی غیرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ اپنی اور مذہبی چیز کو محفوظ رکھے یہاں پر صدر ایران آئے تھے لیکن انہوں نے اپنی زبان کو نہیں چھوڑا۔ دنیا بھر کے سربراہان تشریف لاتے ہیں اور جن کی عربی زبان ہے۔ وہ عربی زبان میں تقریر بھی کرتے ہیں اور بیانات بھی دیتے ہیں۔ اور ان کی دوسری زبان ہے مثلاً جاپانی یا جرمنی یا عربی تو اپنے اپنے زبان میں تقریر کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کو انگریزی نہیں آتی لیکن وہ انگریزی کو سبب کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری قوم کی زبان نہیں ہے۔ تو ہم اس کو کیوں کہیں۔ اس لئے وہ اگر یہاں

جاپان سے آتے ہیں تو جاپانی زبان میں تقریر کرتے ہیں۔ مگر ہمارے پاکستانی اپنے ایوان میں جو مسلمانوں کا ہے۔ اور زیادہ تر حصہ مسلمانوں کا ہے۔ اس ایوان میں ہماری یہ حالت ہے کہ ہم کو اپنی زبان پر شرم آتی ہے۔ رعب ڈالنے کے لئے کہ ہم بھی انگریزی جانتے ہیں۔ اور کچھ نہیں ہے۔ صرف اتنی بات ہے لیکن اس کو دیکھنا ہے کہ جو ہم بات کہتے ہیں کیا اس ایوان کے معزز اراکین اور عوام جو باہر ہمارے کردار کو دیکھ رہے ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں یا نہیں اگر وہ نہیں سمجھتے اور میں نے عرض کیا کہ آپ تجربہ کر لیں ۵ فیصد انگریزی کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے انگریزی نہیں بولنا چاہئے۔ اور اردو کے لئے ہمیں بجٹ میں انتظامات کرنے چاہئیں۔

دیکھئے! ہمیں پہلے دن جو بجٹ ملا۔ ایک بہت بڑا بنڈل کوئی ۲ من کا ہوگا۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ ناراض نہ ہوں قسم دیتا ہوں کس نے پڑھا ہے اور اس پر جو لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں اس کا کیا فائدہ۔ وجہ یہ ہے کہ وہ انگریزی میں ہے۔ اس کی تمام تفصیلات انگریزی میں ہیں۔ ہم نے تو انگریزوں کو طلاق دے دی ہے چھوڑ دیا ہے۔ پھر اس انگریزی کو کیوں مسلط کیا جاتا ہے۔ یہاں سب بڑے بڑے قابل سمجھدار قانون دان موجود ہیں وہ قوم کی حالت پر، عوام کی حالت پر رحم کریں کہ وہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس زبان کو جو قومی ہے اور جس کو عوام اور خواص بولتے اور سمجھتے ہیں اس کو رائج کیا جائے۔

ایک چیز تو میں یہ عرض کر رہا تھا جس کی طرف مولانا نے اشارہ بھی کیا اور دوسری چیز میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ پاکستان جو بنا ہے وہ اس لئے کہ یہاں اسلام کا نفاذ ہوگا اب دیکھنا یہ ہے کہ ۳۹ سال ہم نے جو پاکستان میں گذارے ہیں اس میں ہم نے اسلام کا کتنا کام کیا ہے۔ ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے کہ تمہارے ۳۹ سال گذر گئے اور آزادی کے زمانے میں۔ مگر تم نے ان ۳۹ سال میں کیا کیا۔

میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ قرآن مجید میں سورۃ بقرہ میں یہ واقعہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام انہوں نے اپنی قوم کو فرعون مصر سے چھڑایا اور جب بحیرہ قلزم سے پار ہو گئے تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جو ڈگڈگی اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ ہیں جو موسیقی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور گاؤ پرستی میں لگے ہوئے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قوم نے کیا درخواست کی "یاموسیٰ اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہہ (الآیۃ)

اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایسا خدا تجویز کر جیسا ان کے لئے جو گاؤ پرستی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور موسیقی اور ناچ میں مشغول ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایسا خدا بنا لو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا افسوس تمہاری حالت پر کہ خدا نے تم کو غلامی سے آزادی دی جیسے ہم لوگوں کو اللہ پاک نے انگریز کی غلامی سے نجات دی۔ ہندو کی غلامی سے آزادی دی اور ہمیں اللہ نے پاکستان

بڑی نعمت عطا فرمائی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "قال انکم قوم تجہلون" بڑے جاہل ہو بڑے ناشکرے ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا کہ ظالمو! یہ تو کافر ہیں مشرک ہیں ڈگڈگی بجا رہے ہیں۔ جیسے ہمارے ... قوم ہمارے ... اور دوسرے لہو و لعب میں لگے ہیں۔ ہماری قوم اب کہتی ہے کہ ہم آزاد ہو گئے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ یہ ... تماشے جو یورپ کے مختلف ممالک میں یا کفاروں کے مختلف ممالک میں ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے جائز کردو ... آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان ۳۹ سال میں ہم نے دین کے لئے کیا کیا۔ اور اس وقت یہ بھی مطالبہ ہمارا ہو رہا ہے ... ہمارے لئے ایسی تہذیب، تمدن جاری کرو جیسا کہ یورپ والے رات اور دن عیاشی میں مشغول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ میرے محترم بزرگو۔ قوم موسیٰ نے اس وقت تو یہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو جمع کرکے کہا کہ:۔

دیکھو جب غلام تھے تو غلام کے لئے آزادی نہیں۔ اس کا تو اپنا اختیار نہیں ہوتا غلامی میں تو حاکم کی تابعداری ... ہوتی ہے لیکن اب تم آزاد ہو گئے۔ اب تمہارے لئے قانون خداوندی ہے جس کی تعمیل تمہیں کرنی ہوگی۔ قوم نے کہا بہت بہتر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے قانون خداوندی ہو تو موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے اور وہاں پہ ... ذریعت شریعت قانون کی کتاب خدا کی طرف سے ان کو ملی اور پھر وہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے قوم کو جمع کیا۔ جس طرح کہ ہم یہاں ایوان میں جمع ہیں۔ اسی طریقہ سے لاکھوں لوگ جمع ہو گئے حضرت موسیٰؑ نے کھڑے ہو کر قوم کے سامنے تقریر کی کہ یہ تورات شریعت خدا کا وہ قانون ہے جو آزاد ملک میں رہنے والے لوگوں کے لئے ہے تمہارے لئے یہ اللہ کا قانون ہے یہ خدا نے مجھے دیا ہے۔ کہ یہ قانون قوم کو پہنچا دو۔

قوم نے کہا کہ ہمیں کیا معلوم ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے یا نہیں ہمیں یہ تو معلوم نہیں ہے ہم تو تب اس کو اللہ کا کلام کہیں گے کہ یہ کلام خود اقرار کرے اور خود تورات شریف کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہو جائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اچھا تم قوم کے چیدہ چیدہ نمائندگان کو منتخب کرو جس طرح کہ یہاں قوم نے نمائندے منتخب کیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ تم نمائندے مقرر کرو تاکہ میں اللہ کے دربار میں لے جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے ستر آدمی منتخب کئے اور کوہ طور پہ گئے۔ تو انہوں نے اللہ کا کلام سنا۔ سننے کے بعد حضرت موسیٰ نے نمائندوں سے کہا کہ کیا تم نے اللہ کا کلام سن لیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں سن لیا ہے۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کس کی بولی تھی یہ کس کی زبان تھی یہ کون تھا۔ یہ تو ہمیں معلوم نہیں ہم تو تب مانیں گے کہ جب ہم خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور وہ فرمائیں کہ یہ میرا کلام ہے۔

حضرت موسیٰ بڑے غصہ ہوئے اور خدا کی جانب سے منتخب لوگوں پہ ایک ... صاعقہ یعنی بجلی گری۔

کیونکہ یہ تو بڑی جرأت ہے ۔ دنیا کا صدر اور بادشاہ تو ہر کسی کے در پر نہیں جاتا ۔ تو خدا تمہارے در پر کیسے جائے گا ۔ یہ تم نے کیا کہا کہ خدا ہمارے ساتھ براہِ راست ۔ بالمشافہ انٹرویو کرے ۔ اور ہمیں سمجھائے تب ہم مانیں گے ۔ اس وقت ان کے اوپر ایک صاعقہ یعنی بجلی گری ۔ اور سب مر گئے ۔

کونسل کے جتنے نمائندے تھے وہ سب ختم ہو گئے ۔ حضرت موسیٰ اکیلے رہ گئے ۔ عرض کیا یا اللہ میری قوم زور آور قوم ہے اب جب میں قوم کے پاس جاؤں گا تو وہ کہیں گے کہ ہمارے نمائندوں کو تم نے قتل کر دیا اور یہ اوپر دعویٰ کریں گے ۔ یا اللہ ان کو تو زندہ کر دے تاکہ یہ قوم کے سامنے جا کر خود گواہی دیں ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان نمائندوں کو کوہِ طور پر زندہ کیا ۔ حضرت موسیٰ ان نمائندوں کو لے کر اپنی قوم کے پاس گئے ۔ جب قوم کے پاس گئے تو جلسہ ہوا ۔ جلسہ میں حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ تورات شریف اللہ نے ہمیں قانونِ زندگی عطا فرمایا ہے ۔ وہ نمائندے بیٹھے ہوئے تھے ان نمائندوں سے کہا تم کھڑے ہو جاؤ ۔ کیا تم نے سنا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ یا نہیں سنا ۔

قوم کے جو نمائندے کوہِ طور پر گئے تھے انہوں نے کھڑے ہو کر کہا ۔ اے عوام ! اے قوم یہ ٹھیک ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ اور خدا نے نازل فرمایا ہے ۔ لیکن ساتھ ساتھ اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ جتنا تم سے ہو سکے آسانی سے اس پر عمل کرو ۔ ورنہ خیر خیریت ہے ۔ یہ جملہ اپنے پاس سے بڑھا دیا ۔

نمائندے نے یہ تو کہا کہ یہ خدا کا کلام ہے اس لئے کہ کوہِ طور پر ڈنڈا لگانے والا تھا ۔ لیکن پھر ساتھ یہ اضافہ کر دیا کہ جتنا تم سے ہو سکے کرو جتنا نہ ہو سکے مت کرو ۔

حضرت موسیٰؑ بڑے ناراض ہوئے اور یہ کہا کہ اے قوم تم خدا کی کتاب میں ترمیم اور تحریف کر رہے ہو ۔ خداوند کریم نے یہ کہاں فرمایا ہے ۔ کہ تم سے جو ہو سکے وہ کرو اور جو نہ ہو سکے وہ نہ کرو ۔ چنانچہ اس قوم کو وادی تیہ میں چالیس سال تک قید رکھا ۔ اور قید کے بعد چالیس سال بعد تمام بوڑھے جو تھے وہ مر گئے اور نئی نسل نوجوانوں کا پیدا ہوا ۔ انہوں نے پھر جہاد کیا ۔ جھنڈا بلند کیا اور دین کا جھنڈا بلند کیا ۔

میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہم نے ۳۹ سال میں دین کے لئے ۔ قرآن کے لئے اور اشاعتِ دین کے لئے کیا کام کیا ہے ۔ اور اگر کیا ہے تو وہ جواب ہے جو بنی اسرائیل نے کہا کہ جتنا ہم سے ہو سکے گا کریں گے اگر یہ جواب ہے تو اس جواب کا معنی تو انکار ہے ۔ اس جواب کا معنی تو خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے جیسا کہ اس وادی میں ان کو قید کیا گیا اور وہ وہاں مر گئے ۔ اور پھر اس کے بعد ایک دوسری نسل پیدا ہوئی اور انہوں نے اسلام کو جاری کیا ۔ میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ساڑھے نو کروڑ مسلمان جو پاکستان میں ہیں انہوں نے ہم کو منتخب کیا ہے ۔ اور یہ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم اللہ کا قانون ہمارے سامنے پیش کر دو

اور اس کو جاری کر دو۔ اب قوم کی ذمہ داری ہمارے سروں پر ہے۔ اگر ہم نے اس میں لیت و لعل سے کام لیا تو جیسا کہ بنی اسرائیل نے کہا کہ جتنا ہو سکے کرو اور جتنا نہ ہو سکے چھوڑ دو۔ اگر خدانخواستہ ہم نے بھی یہی جواب دیا کہ جتنی عیاشی ہم چھوڑ سکیں گے چھوڑ دیں گے۔ ورنہ اس سے زیادہ نہیں چھوڑیں گے۔ تو یاد رکھئے جس طرح وادی تیہ میں ان کو ہلاک کیا گیا۔ اسی طرح ہماری قوم کا بھی انجام ہو گا۔

تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حتی الوسع اردو میں تقریر فرمایا کریں تاکہ باہر نو کروڑ عوام ہیں اور یہاں جو ۵۰ فیصد ہیں۔ کم سے کم یہ تو سمجھیں کہ کسی مقرر نے کیا دلیل بیان کی ہے۔ اور کیا تقریر کی۔

دوسری یہ گذارش ہے کہ ہم الحمد للہ ۳۹ سال سے غلامی سے آزاد ہو گئے ہیں۔ غلامی کے دور میں ہم انگریز اور ہندو کے تابع تھے اور غلام بیچارہ ہوتا ہی تابع ہے۔ لیکن اس کے بعد الحمد للہ ہم آزاد ہیں۔ اس ۳۹ سال میں ہم نے قرآن مجید پر عمل نہ کرنے کے بہت سے بہانے کئے۔ اس کا موقع نہیں کہ آپ سے تفصیلاً عرض کروں بہت سے بہانے بنائے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ یہ ہمارے امتحان کا آخری وقت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے گرفت نازل ہو کہ تم کو ہم نے آزادی دی۔ پاکستان جیسی نعمت عطا فرمائی۔ قرآن جیسی نعمت عطا فرمائی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ تو ہم نے دین کے لئے اور اسلام کے لئے کونسی پیش قدمی کی؟ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ سوال ہم سے ہو گا اور باقی جتنی تفصیلات ہیں یہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔ لیکن سب سے پہلے جو پاکستان بنایا اس وقت نعرہ کیا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ یہی تھا یا کچھ اور تھا۔ اصل بات یہ ہے ہمیں اس بجٹ میں سب سے پہلے اس لا الٰہ الا اللہ کی اشاعت کے لئے اس کے اجراء اور نفاذ کے لئے جتنا ہم سے ہو سکے کرنا چاہئے۔ محترم وزیر خزانہ سے اور دوسرے وزراء سے عرض کروں گا کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں آئے ہیں اور پاکستان بنایا ہے اس مقصد کی طرف پوری توجہ دیں اور ہم سب یہ فیصلہ کریں کہ جب تک ہماری زندگی باقی ہے ہم اللہ کے دین کا بول بالا کریں گے اور انشاء اللہ دین کی اشاعت اور دین کی خدمت کریں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ہ

**حاجی محمد عمر خان کی شریعت بل کی حمایت اور اچانک وفات پر ۰۰ر جولائی کو سینیٹ میں مولانا سمیع الحق کی تقریر**

یہ ان کے اسلام کا جذبہ ہے کہ آج پورا ایوان ان کو اسلام کے داعی ہونے کی حیثیت سے خراج تحسین پیش کر رہا ہے۔ ان میں یہ جذبہ تھا اور جس میں یہ جذبہ ہو وہ کبھی نہیں مر سکتا۔

تقریباً چار سال ہم مجلس شوریٰ میں رہے۔ ایوان میں، راہ چلتے یا کسی موقع پر بھی جب ان سے ملاقات ہوئی تو ان کی پہلی بات یہی ہوتی تھی کہ مولانا صاحب آپ اسلام کے بارے میں کیا کر رہے ہیں۔ اسلام کا نفاذ